استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اِس مسئلہ میں کہ میرے سسر کا انتقال ہوگیا ہے، ان کے وُرَثاء میں ایک بیوی، چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ سسر کے انتقال کے بعد میری ساس کا بھی انتقال ہوگیا، ان کے ورثاء میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ مذکورہ وُرَثاء میں ان کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

(السائل: محمد جاوید، کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورتِ مسئولہ میں برتقدیرِ صدقِ سائل وانحصارِ ورثہ، در مذکورین بعدِ امورِ ثلاثہ متقدمہ علی الارث، ان کے مرحوم والد کی کل جائیدادِ منقولہ وغیر منقولہ تیرہ (۱۳) حصوں پر منقسم ہوکر، اس میں سے دو (2) دو (2) حصے ہر ایک بیٹے کو اور ایک (1) ایک (1) حصہ ہر ایک بیٹی کو ملے گا۔

اگر بیٹیوں کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو بیٹیاں عصبہ بن جائیں گی اور لڑکے کو لڑکی سے دُگنا دیا جائے گا، اس بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾ (سورۃ النساء: ۱۱/٤)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے، تمہاری اولاد کے بارے میں، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے۔

صورۃ المسئلۃ ہکذا

المسئلۃ من ۱۳

المیـــــــــــــت

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
کان لم تکن (کالعدم)	2	2	2	2	1	1	1	1	1

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ ....

أبو محمد مہتاب أحمد العطاری المدنی

دار الإفتاء

جمعیّۃ إشاعۃ أھل السنّۃ (باکستان)

الجواب الصحیح

المُفتِی محمد عطاء اللہ النَّعیمی

رئیسُ دارِ الإفتاءِ

جمعیّۃ إشاعۃ أھل السنّۃ (باکستان)

یوم السبت، ١٥ صفر المظفر ١٤٣٧ھ، ٢٨ نوفمبر ٢٠١٥م 196-TF